ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

قرآن وسنت کی نصوص میں عام وخاص اور نسخ وتخصیص کے قواعد مصنوعی ذہانت کے نیورو : سمبولک ماڈلز اور اصولِ فقہ کا تقابلی وتنقیدی مطالعہ

A Comparative and Critical Study of the Principles of Generality, Specificity, Abrogation, and Specification in the Qur'an and Sunnah: Neuro-Symbolic AI Models and Uṣūl al-Fiqh

Dr. Muhammad Shahzad Khan[1]
Mr. Wali Ullah Shah[2]

Abstract

This article examines the significance of key principles of Islamic legal theory, particularly *ʿāmm* and *khā*) *ṣṣ*general and specific expressions), *muṭlaq* and *muqayyad*) unqualified and qualified expressions), *takhṣī*) *ṣ*specification), and *naskh*) abrogation), in understanding the texts of the Qur'an and Sunnah in the context of contemporary artificial intelligence, especially large language models (LLMs) and neuro-symbolic AI. The central question is whether a system that generates responses by learning linguistic patterns can reliably account for the relationships between scriptural texts, degrees of textual indication, chronological context, and the methodological requirements of Islamic jurisprudence. In classical *uṣūl al-fiqh*,deriving a legal ruling involves more than identifying words or interpreting their immediate meanings. It requires a careful examination of linguistic usage, textual context, the circumstances of an address, relevant scriptural evidence, the distinction between authenticity and meaning, scholarly consensus, and established methods of legal reasoning.

By contrast, conventional language models may produce plausible and well-phrased responses that nevertheless contain unverified references or conclusions that exceed what the available evidence supports. This article argues that neuro-symbolic approaches, which combine language models with verifiable scholarly sources, explicit legal-theoretical rules, traceable references, and human oversight, may offer useful support for Islamic legal research. Such systems, however, cannot be regarded as *mujtahids* or independent authorities on Islamic law. The proposed framework identifies several essential safeguards: reliable textual sources, structured bibliographic metadata, classification according to principles of Islamic jurisprudence, adequate representation of juristic disagreement, source-linked responses, and review by qualified scholars. The study is theoretical and proposes a methodological framework rather than reporting the results of an experimentally validated system. Its findings should therefore be understood as a preliminary basis for further interdisciplinary research and empirical evaluation.

Keywords: Uṣūl al-fiqh .general and specific expressions .Specification .Abrogation . artificial intelligence .neuro-symbolic AI .large language models .Islamic legal reasoning.

1 Visiting Lecturer, Institute of Management Sciences Peshawar
2 Lecturer, School of Computer Science, Iqra National University, Peshawar

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ا۔ تعارف اور مسئلۂ تحقیق

اسلامی علوم میں نصوص کی تعبیر و تفہیم ایک منضبط علمی روایت کے اندر انجام پاتی ہے۔ قرآن و سنت سے حکم اخذ کرنے کے لیے عربی زبان، سیاقِ کلام، خطاب کے مخاطبین، نصوص کے باہمی تعلق اور دلیل کے ثبوت و دلالت کو سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ علمِ اصولِ فقہ اسی عمل کے قواعد واضح کرتا ہے۔ عام و خاص اور مطلق و مقید کے مباحث یہ متعین کرنے میں مدد دیتے ہیں کہ کسی عبارت کا حکم کن افراد، حالات یا اوصاف تک پھیلا ہوا ہے، جبکہ نسخ کا مسئلہ اس وقت زیرِ بحث آتا ہے جب دو شرعی احکام کے درمیان ایسا تعارض سامنے آئے جسے جمع و تطبیق یا کسی دوسرے معتبر طریقے سے حل نہ کیا جا سکے۔[3]

ڈیجیٹل لائبریریوں اور گفتگو پر مبنی مصنوعی ذہانت کے عام ہونے سے دینی سوالات کے فوری جواب حاصل کرنا آسان ہوا ہے۔ یہ سہولت تحقیق، فہرست سازی، ابتدائی خلاصہ نویسی اور مصادر کی تلاش میں مفید ہو سکتی ہے، لیکن جواب کی روانی کو صحتِ علمی کا قائم مقام نہیں سمجھنا چاہیے۔ بڑے لسانی ماڈلز الفاظ اور سیاق کے شماریاتی نمونوں سے متن تیار کرتے ہیں؛ وہ کبھی ایسے حوالے یا تفصیلات بھی پیدا کر سکتے ہیں جن کی حقیقت موجود نہیں۔ امریکی ادارۂ قومی معیار و ٹیکنالوجی کی جنریٹو اے آئی سے متعلق رپورٹ بھی اس خطرے کو "confabulation" کے عنوان سے بیان کرتی ہے، یعنی نظام بسا اوقات غلط یا غیر ثابت مواد کو پُر اعتماد انداز میں پیش کر سکتا ہے[4]۔

اس تحقیق کا مسئلہ یہ نہیں کہ مصنوعی ذہانت اصولِ فقہ کو لازماً سمجھنے سے قاصر ہے، بلکہ یہ ہے کہ عام لسانی ماڈل کی کارکردگی کو اصولی اہلیت کے برابر قرار دینا غیر محتاط ہو گا۔ کسی ماڈل کا ایک قاعدے کی تعریف بیان کر دینا اس امر کی دلیل نہیں کہ وہ ہر نئے مسئلے میں اس قاعدے کی شرائط، استثناؤں، اختلافی پہلوؤں اور متعلقہ نصوص کا درست اطلاق بھی کرے گا۔ اسی طرح محض تاریخ یا متن کے ساتھ میٹاڈیٹا منسلک کر دینا نسخ کا فیصلہ کرنے کے لیے کافی نہیں؛ تاریخی ترتیب کے ساتھ تعارض کی نوعیت اور دیگر اصولی شرائط بھی جانچنا ضروری ہے۔

ا.ا مقاصد اور تحقیقی سوالات

اس مطالعے کے مقاصد یہ ہیں:

(الف) عام و خاص، تخصیص اور نسخ کے کلاسیکی اصولی تصورات کی بنیادی وضاحت۔

(ب) لسانی ماڈلز کی مدد سے شرعی تحقیق کے ممکنہ فوائد اور خطرات کا تنقیدی جائزہ۔

(ج) نیورو-سمبولک نظام کے ذریعے اصولی قواعد، مستند مصادر اور انسانی نگرانی کو مربوط کرنے کا ایک قابلِ جانچ خاکہ پیش کرنا۔

---

3 ابن قدامہ، موفق الدین عبد اللہ بن احمد المقدسی، المغنی، تحقیق: عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی اور عبد الفتاح محمد الحلو، طبع سوم (ریاض: دار عالم الکتب، 1417ھ/1997ء)، 12:382، کتاب الحدود، نیز دیکھیے: المغنی (مکتبۃ القاہرہ)، 9:82۔
اصل عبارت: «جَمْعًا بَيْنَ الْآيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ لَا يُصَارُ إِلَى النَّسْخِ مَعَ إِمْكَانِ الْجَمْعِ»۔

[4] Chloe Autio, Reva Schwartz, Jesse Dunietz, Shomik Jain, Martin Stanley, Elham Tabassi, Patrick Hall, and Kamie Roberts, Artificial Intelligence Risk Management Framework: Generative Artificial Intelligence Profile, NIST AI 600-1 (Gaithersburg, MD: National Institute of Standards and Technology, 2024), https://doi.org/10.6028/NIST.AI.600-1. اس دستاویز میں جنریٹو اے آئی کے خطرات اور "confabulation" کے عنوان سے غلط یا غیر ثابت مواد پیدا ہونے کے امکان پر گفتگو کی گئی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس کے مرکزی سوالات یہ ہیں:

1: کیا موجودہ لسانی ماڈل دلالاتِ نص کے تمام متعلقہ پہلوؤں کو قابلِ اعتماد طور پر جمع کر سکتا ہے؟

2: خودکار تخصیص اور نسخ میں غلطی سے بچنے کے لیے کون سے علمی و تکنیکی حفاظتی اقدامات ضروری ہیں؟

3: اور انسانی فقیہ، ماخذی ڈیٹا اور علامتی قواعد کے مابین ذمہ داری کیسے تقسیم ہونی چاہیے؟

۲. اسابقہ مطالعات اور تحقیق کا خلا:

اس موضوع کے دونوں بنیادی حصوں پر الگ الگ علمی لٹریچر موجود ہے۔ اصولِ فقہ کی کلاسیکی کتب میں عام، خاص، مطلق، مقید اور نسخ کے مباحث کو شرعی استدلال کے منضبط اصولوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دوسری طرف، مصنوعی ذہانت کے معاصر مطالعات میں بڑے لسانی ماڈلز کی زبان فہمی، معلومات کی بازیافت، غلط یا غیر ثابت مواد پیدا کرنے کے خطرات، اور علامتی استدلال کو نیورل نظاموں کے ساتھ مربوط کرنے کی کوششوں پر بحث ملتی ہے۔ تاہم ان دونوں میدانوں کے درمیان محض اصطلاحی مماثلت کافی نہیں؛ اصولی قاعدے کو کمپیوٹیشنل نظام میں منتقل کرنے کے لیے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ قاعدے کی تعریف کس علمی روایت سے لی گئی ہے، اس کی شرائط کیا ہیں، اور اختلافی صورتوں کو کیسے محفوظ رکھا جائے۔

جنریٹو-مصنوعی ذہانت سے متعلق قومی ادارۂ معیار و ٹیکنالوجی کی رہنما دستاویز غلط یا غیر ثابت معلومات کو اعتماد کے ساتھ پیش کرنے کے امکان کو نمایاں کرتی ہے[5] نیورو-سمبولک مصنوعی ذہانت کے ایک تحقیقی جائزے میں منطقی نمائندگی اور مشینی سیکھنے کو مربوط کرنے کے مختلف طریقوں کا تقابل کیا گیا ہے۔[6] اسی طرح قانونی تحقیق کے لیے بنائے گئے اے-آئی ٹولز پر ایک تجرباتی مطالعہ بتاتا ہے کہ ماخذ بازیافت سے منسلک نظاموں میں بھی غلط یا غیر مستند دعوے باقی رہ سکتے ہیں۔[7] اس آخری مطالعے کو اسلامی فقہ کے بارے میں براہِ راست ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے؛ اس کی اہمیت اس عمومی اصول تک محدود ہے کہ حوالہ دکھانے والا نظام بھی حوالہ اور دعوے کے تعلق کی تصدیق کا محتاج ہے۔

---

[5] Chloe Autio, Reva Schwartz, Jesse Dunietz, Shomik Jain, Martin Stanley, Elham Tabassi, Patrick Hall, and Kamie Roberts, Artificial Intelligence Risk Management Framework: Generative Artificial Intelligence Profile, NIST AI 600-1 (Gaithersburg, MD: National Institute of Standards and Technology, 2024), https://doi.org/10.6028/NIST.AI.600-1. اس دستاویز میں جنریٹو اے آئی کے خطرات اور "confabulation" کے عنوان سے غلط یا غیر ثابت مواد پیدا ہونے کے امکان پر گفتگو کی گئی ہے۔

[6] Giuseppe Marra, Sebastijan Dumančić,Robin Manhaeve, and Luc De Raedt, "From Statistical Relational to Neurosymbolic Artificial Intelligence: A Survey," Artificial Intelligence 328 (2024): article 104062, https://doi.org/10.1016/j.artint.2023.104062

[7] Varun Magesh, Faiz Surani, Matthew Dahl, Mirac Suzgun, Christopher D. Manning, [9] and Daniel E. Ho, "Hallucination-Free? Assessing the Reliability of Leading AI Legal Research Tools," Journal of Empirical Legal Studies 22, no. 2 (2025): 216–242, https://doi.org/10.1111/jels.12413. یہ مطالعہ مخصوص امریکی قانونی تحقیق کے ٹولز سے متعلق ہے؛ اسے اسلامی فقہ کے بارے میں براہِ راست تجرباتی ثبوت نہیں بلکہ ماخذ سے منسلک اے آئی نظاموں کی حدود سے متعلق تقابلی تنبیہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس مقالے کا تحقیقی خلا ان مطالعات کے درمیان ایک اصولی رابطہ قائم کرنا ہے: عام و خاص اور نسخ جیسے مباحث کے لیے ایسا ابتدائی کمپیوٹیشنل خاکہ پیش کیا جائے جس میں متنی تلاش، علامتی قواعد، ماخذی توثیق، اختلافِ فقہاء اور انسانی نگرانی ایک دوسرے سے مربوط ہوں۔ مقالہ کسی موجودہ نظام کی کامیابی کا دعویٰ نہیں کرتا؛ اس کا مقصد تحقیق کے قابل سوالات، ممکنہ حفاظتی اقدامات اور آئندہ تجرباتی جانچ کے معیارات متعین کرنا ہے۔

۱.۳ منہجِ تحقیق اور حدود

مقالے میں توصیفی، تحلیلی اور تقابلی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ اصولِ فقہ کے کلاسیکی مباحث کو بنیادی علمی پس منظر کے طور پر لیا گیا ہے، جبکہ نیورو-سمبولک مصنوعی ذہانت اور جنریٹو-ماڈلز کے متعلق نکات مستند تکنیکی مطالعات اور سرکاری رہنما دستاویزات سے اخذ کیے گئے ہیں۔ یہ تجرباتی مقالہ نہیں، اس میں کسی مخصوص ماڈل کو تربیت دے کر یا اس پر باقاعدہ benchmark چلا کر نتائج اخذ نہیں کیے گئے۔ لہٰذا اس کے مجوزہ فریم ورک کو ایک تحقیقی تجویز سمجھا جائے، نہ کہ ایسی ٹیکنالوجی جس کی شرعی صحت یا تکنیکی کارکردگی پہلے ہی ثابت ہو چکی ہو۔

۲۔ اصولِ فقہ میں دلالاتِ نص کا بنیادی تصور

اصولِ فقہ میں دلالت کا تعلق اس طریقے سے ہے جس سے لفظ یا کلام کسی معنی پر رہنمائی کرتا ہے۔ اصولیین نے الفاظ کی دلالت کو مختلف اعتبارات سے تقسیم کیا ہے، اور ان تقسیمات کی تفصیل مکاتبِ اصول کے مابین یکساں نہیں۔ اس لیے تمام اصولی اصطلاحات کو ایک ہی غیر اختلافی نظام سمجھنا درست نہیں۔ کسی کمپیوٹیشنل ماڈل کو بھی ایک ہی درجہ بندی کو تمام فقہی مکاتب پر بلا امتیاز لاگو نہیں کرنا چاہیے؛ اسے واضح کرنا ہوگا کہ وہ کس اصولی روایت، اصطلاحی تعریف اور ترجیحی منہج کی نمائندگی کر رہا ہے۔

1: بیع کی آیت میں حلّتِ **بیع** اور اس کی عملی نوعیت

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا"[8]

"حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے"

آیت کا عمومی مفہوم تجارت کی حلت اور ربا کی حرمت کے درمیان فرق واضح کرتا ہے، لیکن کسی مخصوص معاملے پر اس کا اطلاق کرنے کے لیے معاملے کی حقیقت، متعلقہ دیگر نصوص اور فقہی شرائط بھی دیکھنا ہوں گی۔ محض لفظ "بیع" کی شناخت سے ہر جدید مالی معاملے کا شرعی حکم خود بخود متعین نہیں ہو جاتا۔

[8] البقرۃ: 275

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

2: قرض کی آیت میں حکمِ کتابت اور اس کی عملی نوعیت

قرآن مجید میں معاملاتِ قرض کے بارے میں ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ"[9]

آیت میں مدتِ مقررہ والے قرض کو لکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اگر کسی لسانی نظام کو صرف «فَاكْتُبُوهُ» کے صیغۂ امر کی بنیاد پر حکم متعین کرنے کی ہدایت دی جائے تو وہ اسے لازمی وجوب پر محمول کر سکتا ہے۔ لیکن اس آیت کی تفسیری روایت میں کتابت کے مقصد، مالی حقوق کے تحفظ، نزاع کے سدباب اور آیت کے بعد آنے والی وضاحتوں کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

یہی فرق مشینی متن فہمی اور فقہی استنباط کے درمیان بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ لسانی ماڈل عبارت کا خلاصہ، متعلقہ آیات کی تلاش یا مختلف تعریفوں کا تقابل کر سکتا ہے؛ لیکن اگر وہ دلیل کے درجۂ ثبوت، دلالت کے درجے، فقہی اختلاف اور اطلاق کی شرائط کو الگ الگ ظاہر نہ کرے تو اس کا جواب قاری کو غلط یقین میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس لیے ایک علمی نظام کو صرف جواب نہیں بلکہ جواب کی بنیاد، استعمال شدہ ماخذ اور باقی رہ جانے والی غیر یقینی صورتیں بھی دکھانی چاہییں۔

ایک جواب میں کون سی تہیں الگ دکھانی چاہییں

مثال: "حنفیہ کے نزدیک فاتحہ کا کیا حکم ہے؟"[10]

تہہ	اس مثال میں	کہاں سے
حکم کا درجہ	واجب، فرض نہیں	علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن دقیق العیدؒ
دلیل کا ثبوت	واجب کی تعریف: آیتِ مؤولہ یا صحیح آحاد	علامہ الشاشیؒ
دلالت	اصلِ قراءت مطلق امر سے فرض؛ تعیین فاتحہ الگ	علامہ کاسانیؒ
اختلاف	قدرِ قراءت اور محل میں اقوال: حدیثِ فاتحہ کی توجیہ میں تین طریقے	علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن دقیق العیدؒ
شرائطِ اطلاق	پہلی دو رکعات، امام / منفرد بمقابلہ مقتدی (مقتدی پر قراءت نہیں)	علامہ کاسانیؒ

۲.۱: ثبوت، دلالت اور اطلاق میں فرق

اس موضوع میں تین سطحوں کو الگ رکھنا مفید ہے۔

پہلی سطح ثبوت کی ہے: کیا نقل کردہ متن واقعی متعلقہ ماخذ میں موجود ہے، اور اس کی نسبت کس درجے کی ہے؟

---

[9] البقرۃ: 282

[10] کاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود الحنفی، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، طبع اول (مصر: مطبعة شركة المطبوعات العلمية ومطبعة الجمالية، 1327–1328ھ)، 1:110–111، کتاب الصلاۃ، فصل ارکان الصلاۃ۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

دوسری سطح دلالت کی ہے: اگر متن ثابت ہے تو وہ کس معنی پر رہنمائی کرتا ہے، اور کیا اس معنی میں عموم، خصوص، اطلاق یا تقیید کا پہلو موجود ہے؟ تیسری سطح اطلاق کی ہے: کسی جزوی واقعے پر اس حکم کو نافذ کرنے کے لیے کون سی شرائط، موانع، حقائق اور فقہی اصول دیکھنے ہوں گے؟ ان سطحوں کو خلط ملط کرنے سے ایک نظام درست متن سے غلط معنی یا درست عمومی معنی سے غلط جزوی حکم تک پہنچ سکتا ہے۔

کمپیوٹیشنل نظام میں ان سطحوں کو الگ خانوں یا الگ جانچ کے مراحل کی صورت دینا ممکن ہے۔ مثلاً ماخذ کی تصدیق کے بعد بھی دلالت کے بارے میں اختلاف باقی رہ سکتا ہے؛ اور دلالت کے عمومی اصول پر اتفاق کے باوجود کسی واقعے کی حقیقت یا شرط کے بارے میں معلومات ناکافی ہو سکتی ہیں۔ اس لیے "ماخذ مل گیا" کو "معنی قطعی ہے" اور "معنی سمجھ لیا گیا" کو "حکم ہر حال میں لاگو ہے" کے مترادف نہیں سمجھنا چاہیے۔

۳۔ عام و خاص: مفہوم، دائرہ اور کمپیوٹیشنل اہمیت

عام اس لفظ یا اسلوب کو کہا جاتا ہے جو اپنے وضعی یا عرفی دائرے کے مطابق متعدد افراد کو شامل ہو۔ علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں:

وَهُوَ فِي اللُّغَةِ شُمُولُ أَمْرٍ لِمُتَعَدِّدٍ، سَوَاءٌ كَانَ الْأَمْرُ لَفْظًا أَوْ غَيْرَهُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ: عَمَّهُمُ الْخَيْرُ إِذَا شَمَلَهُمْ وَأَحَاطَ بِهِمْ"[11]

"لغت میں عموم کا مطلب ہے کسی ایک چیز کا متعدد افراد کو شامل ہو جانا، چاہے وہ چیز لفظ ہو یا کچھ اور۔ اسی سے عرب کا قول ہے "**عمّهم الخير**"، یعنی بھلائی نے انہیں شامل کر لیا اور گھیر لیا"

جبکہ خاص کسی متعین فرد، جماعت یا محدود دائرے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ "الموسوعۃ الکویتیہ" میں "المصباح المنیر" کے حوالے سے لغوی تعریف یوں کی گئی ہے:

الْخَاصُّ فِي اللُّغَةِ: مِنْ خَصَّ الشَّيْءَ يَخُصُّهُ خُصُوصًا فَهُوَ خَاصٌّ...ضِدُّ عَمَّ، وَاخْتَصَّ مِثْلُهُ، وَالْخَاصَّةُ خِلَافُ الْعَامَّةِ"[12]

"خاص "**خصّ الشيء يخصّه خصوصاً**" سے ہے، اور یہ "**عمّ**" کی ضد ہے۔ "**اختصّ**" بھی اسی کے معنی میں ہے، اور "**الخاصة**" "**العامة**" کے برعکس ہے"

جب کہ ان دنوں کی مختصر اصولی اصطلاحی تعریفات اصول الشاشی میں یوں مذکور ہے:

"فالخاص لفظ وضع لِمَعْنًى مَعْلُوم أَو لمسمى مَعْلُوم على الِانْفِرَاد كَقَوْلِنَا في تَخْصِيص الْفَرد زيد وَفِي تَخْصِيص النَّوع رجل وَفِي تَخْصِيص الْجِنْس إِنْسَان وَالْعَام كل لفظ يَنْتَظِم جمعا من الْأَفْرَاد إِمَّا لفظا كَقَوْلِنَا مُسلمُونَ ومشركون وَإِمَّا معنى كَقَوْلِنَا من وَمَا"[13]

---

[11] شوکانی، محمد بن علی بن محمد الشوکانی الیمنی، إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول، تحقیق: احمد عزو عنایہ، تقدیم: خلیل المیس اور ولی الدین صالح فرفور، طبع اول (دمشق: دار الکتاب العربی، 1419ھ/1999ء)، 1:285، المقصد الرابع، الفصل الثالث۔

[12] وزارتِ اوقاف والشؤون الاسلامیہ، کویت، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، طبع دوم (کویت: دار السلاسل، 1404–1427ھ)، 19:5، مادہ: «خاص»، حرف الخاء، بحث: العام۔

[13] الشاشی، ابو علی، أصول الشاشي، حاشیہ: عمدۃ الحواشي، از مولانا محمد فیض الحسن الکنکوہی (بیروت: دار الکتاب العربی، 1402ھ/1982ء)، 13، 17، فصل في العام والخاص۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

"خاص وہ لفظ ہے جو کسی معلوم معنی یا معلوم مسمیٰ کے لیے تنہا وضع کیا گیا ہو۔ فرد کی تخصیص میں مثال "زید"، نوع کی تخصیص میں "رجل" اور جنس کی تخصیص میں "انسان" ہے۔ عام ہر وہ لفظ ہے جو افراد کے ایک مجموعے کو اپنے اندر سمو لے، لفظاً جیسے "مسلمون" اور "مشرکون"، یا معنیً جیسے "من" اور "ما"۔"

خاص و عام کی یہ فنی تعریفیں، اِن کی حجیت سے متعلق تفصیلات اصولی مکاتب میں مختلف انداز سے زیرِ بحث آئی ہیں۔ البتہ عام کو محض "ہر جگہ سب افراد" کا سادہ کمپیوٹر قاعدہ بنا دینا علمی طور پر ناکافی ہو گا۔ خطاب کا سیاق، قرائن، تخصیص کی دلیل، اور اس بات کا تعین کہ آیا لفظ واقعی صیغۂ عموم ہے، سب اہم ہیں۔ اسی طرح کسی ڈیجیٹل ذخیرے میں تخصیص کا حوالہ نہ ملنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ تخصیص سرے سے موجود نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ڈیٹا بیس نامکمل ہو، کسی روایت کی مختلف تخریج درج نہ ہو، یا کسی فقہی مکتب کا متعلقہ استدلال شامل نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ کمپیوٹیشنل نظام کو "تخصیص نہیں ملی" اور "تخصیص موجود نہیں" کے درمیان فرق برقرار رکھنا ہو گا۔

قرآن مجید میں چوری کے متعلق ارشاد ہے:

«وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا"[14]

"اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو"

اس آیت کے قانونی اطلاق کو صرف ایک سطحی لفظی مطابقت تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ فقہی مباحث میں مال کی نوعیت، نصاب، حرز، ثبوت، شبہات، شرائطِ نفاذ اور دیگر تفصیلات زیرِ بحث آتی ہیں۔ لہٰذا ماڈل اگر آیت کو تنہا پیش کر کے ہر ایسے واقعے پر فوری حکم لگا دے جس میں لفظ "چوری" استعمال ہوا ہو تو یہ استنباط کے طریقے کو غیر ضروری طور پر سادہ بنا دینا ہو گا۔[15]

عام و خاص کے تقابلی مطالعے میں ایک اہم اصول یہ ہے کہ تمام متعلقہ نصوص کو یکجا کیا جائے، پھر ان کے مابین تعلق متعین کیا جائے۔ اگر خاص دلیل عام کے بعض افراد کو خارج کرتی ہے تو عام کا باقی دائرہ برقرار رہتا ہے۔ اس کے برخلاف نسخ میں مخصوص شرائط کے تحت سابق حکم کا آئندہ کے لیے خاتمہ زیرِ بحث آتا ہے۔ دونوں عملوں کو ایک ہی "استثنا" یا "بعد کا متن" سمجھ لینا اصولی فرق کو مٹا دیتا ہے۔

۴۔ تخصیص اور نسخ کے درمیان امتیاز

تخصیص کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ عام خطاب کے دائرے کو کسی معتبر دلیل کی روشنی میں محدود کیا جائے، جبکہ نسخ کی اصطلاح ایسے شرعی حکم کے خاتمے کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کے بعد آنے والی شرعی دلیل اسے مقررہ اصولی شرائط کے تحت اٹھا دے۔ نسخ کے باب میں صرف دو مختلف عبارتوں کا موجود ہونا کافی نہیں۔ ان کے درمیان حقیقی تعارض، جمع و تطبیق کے امکانات، حکم کی نوعیت اور زمانی ترتیب کی تحقیق درکار ہوتی ہے[16]۔ اصولیین نے نسخ کے دائرے اور شرائط پر تفصیلی بحث کی ہے، اس لیے اسے محض زمانی ترتیب کا الگور تھم بنانا درست نہیں۔[17]

---

[14] المائدۃ: 38

[15] سورۃ المائدۃ: 38.

[16] سرخسی، شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہل، أصول السرخسي، تحقیق: ابو الوفا الافغانی (حیدرآباد، ہند: **لجنة إحياء المعارف النعمانية، سنِ اشاعت نامعلوم**)، 2:84، فصل فی بیان وجوہ النسخ۔

[17] غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی، تحقیق: محمد عبد السلام عبد الشافی، طبع اول (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1413ھ/1993ء)، 86، کتاب النسخ۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نسخ کی لغوی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ آمدیؒ فرماتے ہیں:

أَمَّا النَّسْخُ:فَهُوَ فِي اللُّغَةِ قَدْ يُطْلَقُ بِمَعْنَى الْإِزَالَةِ، وَمِنْهُ يُقَالُ نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ أَيْ:أَزَالَتْهُ...وَقَدْ يُطْلَقُ بِمَعْنَى نَقْلِ الشَّيْءِ وَتَحْوِيلِهِ مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ مَعَ بَقَائِهِ فِي نَفْسِهِ"[18]

"نسخ لغت میں کبھی ازالہ کے معنی میں آتا ہے، جیسے سورج نے سایہ زائل کر دیا۔ اور کبھی کسی چیز کو ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل کرنے کے معنی میں، اس طرح کہ وہ اپنی ذات میں باقی رہے"

شمس الائمہ سرخسیؒ نسخ کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہیں:

"فَكَانَ النّسخ بَيَانا لمُدَّة الحكم الْمَنْسُوخ فِي حق الشَّارِع وتبديلا لذَلِك الحكم بِحكم آخر فِي حَقنا"[19]

"پس نسخ شارع کے حق میں منسوخ حکم کی مدت کا بیان ہے، اور ہمارے حق میں اس حکم کی دوسرے حکم سے تبدیلی"

نسخ کی تحقیق میں یہ بھی ضروری ہے کہ خبری بیان اور تشریعی حکم میں فرق کیا جائے۔ محض دو خبروں میں بظاہر فرق نظر آنے سے ایک خبر کو منسوخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح کسی نص کے بعد وارد ہونے والی دوسری نص لازماً پہلی کو منسوخ نہیں کرتی؛ ممکن ہے دوسری نص اس کی توضیح، تخصیص، تقیید یا کسی مختلف حالت کا بیان ہو۔ اس لیے ایک قابلِ اعتماد نظام کو پہلے مختلف ممکنہ اصولی توضیحات پیش کرنی چاہییں، پھر صرف اس وقت نسخ کا امکان زیرِ غور لانا چاہیے جب اس کی شرائط پوری ہوں۔

یہاں زمانی میٹا-ڈیٹا اہم ضرور ہے، لیکن فیصلہ کن واحد عامل نہیں۔ قرآن ۔ **کریم** کی آیات کے نزول اور احادیث کے ورود کی ترتیب کے متعلق معلومات کی صحت، روایت کے طرق، واقعات کا سیاق اور اصولی ترجیح سب الگ الگ جانچ کے محتاج ہیں۔ اگر نظام کسی روایت کے تاریخی مقام کے بارے میں غیر یقینی ہو تو اسے نسخ کا قطعی فیصلہ دینے کے بجائے اس غیر یقینی کو واضح کرنا چاہیے۔ یہی علمی احتیاط انسانی تحقیق اور خودکار استنباط دونوں میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

۱.۴ تخصیص، تقیید، بیان اور نسخ: نظامی امتیاز

ایک محتاط نظام کو کم از کم چار ممکنہ تعلقات میں فرق کرنا چاہیے۔

1: تخصیص اس وقت زیرِ بحث آتی ہے جب عام خطاب کے بعض افراد کو دلیل کے ذریعے خارج کیا جائے۔

2: تقیید میں مطلق حکم یا لفظ کو کسی وصف یا شرط کے ساتھ محدود کیا جاتا ہے۔

3: بیان میں ایک نص دوسری نص کے معنی یا طریقۂ عمل کو واضح کر سکتی ہے۔

4: اور نسخ کا تعلق ایک سابق تشریعی حکم کے خاتمے سے ہے، جس کے لیے اپنی مخصوص شرائط ہیں۔

آمدی، سیف الدین ابو الحسن علی بن محمد، الإحكام في أصول الأحكام، تصحیح: عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان اور علی الحمد الصالحی، تعلیق: عبد الرزاق عفیفی (دمشق و بیروت: المکتب الاسلامی، طبع دوم، 1402ھ)، 2:318۔

[18] سرخسی، أصول السرخسي، 2:54، **باب النسخ جوازًا وتفسيرًا۔**

[19] سرخسی، أصول السرخسي، 2:54، **باب النسخ جوازًا وتفسيرًا۔**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

یہ اصطلاحات ہر مکتبِ اصول میں بعینہٖ ایک ہی ترتیب یا تعریف کے ساتھ استعمال نہیں ہوتیں، اس لیے کسی نظام میں ان کی عملی تعریف واضح اور منسوب ہونی چاہیے۔

مثلاً اگر ایک متن کسی حکم کو عمومی انداز میں بیان کرے اور دوسری نص کسی خاص وصف یا حالت کا ذکر کرے تو ممکن ہے دونوں میں تعارض نہ ہو بلکہ دوسری نص پہلی کے دائرے کو واضح کرتی ہو۔ اسی طرح دو نصوص کے زمانے مختلف ہونے سے خود بخود نسخ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر ان میں جمع و تطبیق ممکن ہو تو نسخ کی طرف جلدی جانا اصولی احتیاط کے خلاف ہو گا۔ ایک کمپیوٹیشنل نظام کو اس لیے متبادل توضیحات کی فہرست بنانی چاہیے اور ہر توضیح کے حق میں دستیاب دلیل دکھانی چاہیے، نہ کہ پہلی مماثلت پر ایک ہی نتیجہ منتخب کر لینا چاہیے۔

۵۔ حدیثی مثال: زیارتِ قبور اور نسخ کا دعویٰ

زیارتِ قبور کے باب میں سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا "[20]

"میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب جتنا چاہو رکھ سکتے ہو۔ اور میں نے تمہیں مخصوص برتن کے علاوہ نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب تمام برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو"

یہ روایت صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس روایت کا متن خود ممانعت سے اجازت کی طرف انتقال بیان کرتا ہے، اسی لیے اسے نسخ کی بحث میں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم علمی تحریر میں حدیث کا متن نقل کرنے کے ساتھ اصل کتاب، کتاب / باب اور حدیث نمبر دینا چاہیے، اور کسی فقہی نتیجے کو صرف ایک مختصر اقتباس تک محدود نہیں کرنا چاہیے۔

مصنوعی ذہانت کے لیے اس مثال میں کام محض دونوں جملوں کی شناخت کرنا نہیں، بلکہ اسے روایت کے مکمل متن، اس کے طرق، متعلقہ شروح، فقہی تعبیرات اور حکم کے دائرے کو بھی سامنے رکھنا ہو گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی واضح ہونا چاہیے کہ روایت کے اندر موجود صریح زمانی اشارہ اور دیگر نصوص سے حاصل ہونے والی تاریخی ترتیب میں کیا فرق ہے۔ اگر ماڈل صرف "ممانعت" اور "اجازت" کے دو الفاظ الگ کر کے انہیں متعارض قرار دے تو وہ متن کی داخلی رہنمائی کو نظر انداز کرے گا، لیکن اگر وہ ہر ایسے اختلاف کو نسخ کہہ دے تو یہ دوسری نوعیت کی غلطی ہو گی۔

۶۔ موجودہ لسانی ماڈلز کی صلاحیت اور حدود

بڑے لسانی ماڈل وسیع متنی مواد سے زبان کے نمونے سیکھتے ہیں اور ان نمونوں کی بنیاد پر جواب تشکیل دیتے ہیں۔ اس سے خلاصہ نویسی، ترجمہ، اصطلاحی مماثلت تلاش کرنے اور ابتدائی علمی سوالات کی تشکیل میں فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن زبان میں روانی، دلیل کی صحت کی ضمانت نہیں۔ ماڈل کسی معتبر کتاب کے نام کے ساتھ غلط صفحہ درج کر سکتا ہے، دو مختلف روایات کو ملا سکتا ہے، یا ایک معروف اصول کو ایسے مقام پر لاگو

---

[20] مسلم بن الحجاج، ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی (قاہرہ: مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاہ، 1374ھ/1955ء)، 2:672، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ ربہ فی زیارۃ قبر أمہ، حدیث نمبر 977۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کر سکتا ہے جہاں اس کی شرائط پوری نہیں ہوتیں۔ جنریٹو-اے-آئی سے متعلق سرکاری رہنمائی بھی غلط مگر پُراعتماد مواد اور جعلی حوالوں کے خطرے کی نشاندہی کرتی ہے۔[21]

قانونی تحقیق کے میدان میں شائع شدہ تجرباتی مطالعے نے بھی یہ دکھایا ہے کہ قانونی تحقیق کے لیے بنائے گئے بعض اے آئی ٹولز، جن میں معلومات بازیافت کرنے والے نظام بھی شامل ہیں، غلط یا گمراہ کن جواب دے سکتے ہیں۔ اس مطالعے کے نتائج کو اسلامی فقہ پر براہِ راست لاگو نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دونوں میدانوں کے مصادر اور استدلالی روایات مختلف ہیں۔ البتہ یہ ایک عمومی انتباہ فراہم کرتا ہے کہ ماخذ سے منسلک ٹیکنالوجی بھی مکمل صحت کی ضمانت نہیں دیتی۔[22]

اس بنا پر مقالے میں "اے آئی اصولِ فقہ سے ناواقف ہے" جیسا مطلق جملہ اختیار نہیں کیا گیا۔ زیادہ دقیق دعویٰ یہ ہے کہ عام لسانی ماڈل کی تربیت اور عمومی جواب سازی بذاتِ خود اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ اصولِ فقہ کے قواعد کو مستقل، قابلِ وضاحت اور ہر صورت میں درست طور پر لاگو کرتا ہے۔ اگر ماڈل کے ساتھ رسمی قواعد، مستند مصادر اور جانچ کا نظام منسلک کیا جائے تو اس کی افادیت بہتر ہو سکتی ہے، لیکن اس بہتری کو تجرباتی جانچ سے ثابت کرنا ضروری ہے۔

۷۔ نیورو-سمبولک مصنوعی ذہانت: امکانات اور احتیاطیں

نیورو-سمبولک مصنوعی ذہانت ایسے طریقوں کو کہا جاتا ہے جو نیورل نیٹ ورکس کی نمونہ شناسی کو علامتی نمائندگی، منطقی قواعد یا صریح علم کے نظاموں کے ساتھ مربوط کرتے ہیں[23]۔ اس میدان کے تحقیقی جائزوں میں اس امتزاج کو سیکھنے اور استدلال کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کی ایک اہم سمت قرار دیا گیا ہے، تاہم اس کے ڈیزائن، قابلِ توسیع ہونے، غیر یقینی معلومات اور حقیقی دنیا کے پیچیدہ حالات میں کارکردگی سے متعلق مسائل بھی باقی ہیں۔[24]

---

[21] Chloe Autio et al., *Artificial Intelligence Risk Management Framework: Generative Artificial Intelligence Profile* ,NIST AI 600-1 (Gaithersburg, MD: National Institute of Standards and Technology, 2024), sec. 2.2, "Confabulation," https://doi.org/10.6028/NIST.AI.600-1.

[22] [9] Varun Magesh, Faiz Surani, Matthew Dahl, Mirac Suzgun, Christopher D. Manning, and Daniel E. Ho, "Hallucination-Free? Assessing the Reliability of Leading AI Legal Research Tools," *Journal of Empirical Legal Studies* ,22 no. 2 (2025): 216–42, https://doi.org/10.1111/jels.12413.

[23] Giuseppe Marra, Sebastijan Dumančić ,Robin Manhaeve, and Luc De Raedt, "From Statistical Relational to Neurosymbolic Artificial Intelligence: A Survey," *Artificial Intelligence* :(2024) 328 article 104062, https://doi.org/10.1016/j.artint.2023.104062.

[24] Marra, Giuseppe, Sebastijan Dumančić ,Robin Manhaeve, and Luc De Raedt. "From Statistical Relational to Neurosymbolic Artificial Intelligence: A Survey." *Artificial Intelligence* :(2024) 328 article 104062. https://doi.org/10.1016/j.artint.2023.104062.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اسلامی فقہی تحقیق میں اس تصور کا ایک ممکنہ استعمال یہ ہے کہ لسانی ماڈل متعلقہ آیت یا حدیث کی شناخت اور ابتدائی تجزیہ کرے، جبکہ علامتی نظام نصوص کے باہمی تعلق، درج شدہ اصولی قواعد اور ماخذی ربط کو جانچے۔ مثال کے طور پر اگر ماڈل کسی عام حکم کی نشان دہی کرے تو نظام متعلقہ خاص نصوص کی تلاش کرے۔ اگر نسخ کا دعویٰ سامنے آئے تو زمانی ترتیب، تعارض کی نوعیت اور جمع و تطبیق کے امکانات کی جانچ کے بغیر اسے منظور نہ کرے۔ یہ نظام خود فتویٰ دینے کے بجائے قابلِ جانچ دلائل اور ممکنہ نتائج فراہم کرے۔

یہاں ایک بنیادی احتیاط ضروری ہے: فقہی قواعد کو کمپیوٹر میں منتقل کرنا محض اصطلاحات کو ٹیگ لگانے کا کام نہیں۔ ہر قاعدے کی تعریف، اس کی حدود، استثناؤں، مکاتبِ فقہ کے اختلاف اور ماخذ کی قوت کی وضاحت درکار ہے۔ اگر ماہرین کسی اصول کی تعریف پر اختلاف رکھتے ہوں تو ڈیٹا بیس کو ایک تعبیر کو خاموشی سے واحد درست تعبیر کے طور پر محفوظ نہیں کرنا چاہیے۔ اسے اختلاف کی نسبت، دلیل اور دائرہ واضح کرنا ہو گا۔ بصورتِ دیگر نظام اپنی داخلی درجہ بندی کی غلطی کو بظاہر منظم مگر گمراہ کن جواب میں بدل سکتا ہے۔

۷.۱: نمونہ جاتی تقابلی تجزیہ: ایک عام حکم کی مشینی قرأت

فرض کیجیے کہ ایک صارف کسی عمومی شرعی عبارت کی بنیاد پر ایک نئے واقعے کا حکم پوچھتا ہے۔ ایک عام لسانی ماڈل ممکن ہے متعلقہ آیت یا حدیث تلاش کر کے اس کا خلاصہ دے دے، لیکن اس کے جواب میں یہ واضح نہ ہو کہ آیا متعلقہ نصوص مکمل طور پر دیکھی گئی ہیں، کسی خاص دلیل سے عموم محدود ہوتا ہے یا نہیں، اور واقعے کی ضروری تفصیلات معلوم بھی ہیں یا نہیں۔ اس نوعیت کا جواب بظاہر مفید ہونے کے باوجود اپنے علمی درجے کے بارے میں مبہم رہ سکتا ہے۔

اس کے مقابلے میں ماخذ بازیافت پر مبنی نظام پہلے متعلقہ نصوص اور تفسیری یا فقہی مصادر دکھا سکتا ہے۔ تاہم اگر بازیافت شدہ مصادر کے انتخاب میں کوئی اہم نص شامل نہ ہو تو صرف حوالہ دکھانا مسئلہ حل نہیں کرتا۔ اس کے بعد نیورو-سمبولک طریقہ ممکنہ طور پر ہر دعوے کو الگ خانہ دے سکتا ہے۔ نص کا ثبوت، لفظ کی دلالت، عموم یا خصوص کی شناخت، ممکنہ مخصص، اور جزوی واقعے پر اطلاق کی شرائط۔ اس ترتیب سے نظام یہ بھی بتا سکتا ہے کہ کون سا مرحلہ مکمل ہوا اور کہاں مزید تحقیق درکار ہے۔

اس مثال سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ نیورو-سمبولک نظام لازماً زیادہ درست ہو گا، یہ محض ایک قابلِ آزمائش مفروضہ ہے۔ اس کی افادیت اسی وقت ثابت ہو گی جب ماہرین کی تیار کردہ مثالوں پر اس کا تقابل دیگر نظاموں سے کیا جائے اور دیکھا جائے کہ آیا وہ واقعی حوالہ جاتی غلطیوں، اصولی خلط ملط اور غیر ضروری قطعیت کو کم کرتا ہے یا نہیں۔ اگر علامتی قواعد ناقص ہوں یا ڈیجیٹل ذخیرہ نامکمل ہو تو منظم دکھائی دینے والا نظام بھی غلط نتیجہ دے سکتا ہے۔

۷.۲: اصولی قاعدے کو کمپیوٹیشنل صورت دینے کی شرائط

پہلے مرحلے میں کسی اصولی قاعدے کو کمپیوٹیشنل صورت میں ڈھالتے وقت پہلے اس کی تعریف اور دائرۂ اطلاق متعین کیا جائے۔

دوسرے مرحلے میں مثبت مثالوں کے ساتھ ایسی مثالیں بھی جمع کی جائیں جن پر قاعدہ لاگو نہیں ہوتا۔

تیسرے مرحلے میں یہ واضح کیا جائے کہ قاعدے کے اطلاق کے لیے کون سی معلومات لازمی ہیں اور کون سی معلومات محض معاون ہیں۔

چوتھے مرحلے میں مختلف فقہی مکاتب کی تعبیرات کو الگ شناخت دی جائے، تاکہ ایک مکتب کی اصطلاح یا ترجیح کو غیر محسوس انداز میں عمومی معیار نہ بنا دیا جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

پانچویں مرحلے میں قواعد کی جانچ اہلِ علم کے سامنے کی جائے اور اختلافی نتائج کو ریکارڈ کیا جائے۔

یہ عمل محض تکنیکی تدوین نہیں بلکہ علمی ذمہ داری کا مسئلہ بھی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی نص کو "عام" کے طور پر نشان زد کیا جائے تو اس ٹیگ کے ساتھ اس کی بنیاد، متعلقہ اصولی تعریف اور توثیق کرنے والے محقق کا اندراج ہونا چاہیے۔ اگر کوئی دوسرا معتبر محقق مختلف درجہ بندی پیش کرتا ہے تو ڈیٹا بیس میں اسے محض غلطی قرار دے کر حذف کرنے کے بجائے اختلاف کی صورت میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے نظام علم کے اختلافی مزاج کو بہتر طور پر ظاہر کرے گا اور صارف کو یہ تاثر نہیں ملے گا کہ ہر اصولی مسئلہ ایک ہی سادہ، غیر اختلافی جواب رکھتا ہے۔

۸۔ مجوزہ فریم ورک: اصولی قواعد، مستند مصادر اور انسانی نگرانی

۸.۱ مستند نصوص کا ذخیرہ

پہلا مرحلہ قرآن، حدیث، تفاسیر، شروحِ حدیث اور اصولی کتب کے قابلِ اعتماد ڈیجیٹل ذخیرے کی تیاری ہے۔ ہر متن کے ساتھ کتاب کا مکمل نام، مصنف، محقق، مطبوعہ نسخے کی تفصیل، جلد، صفحہ، باب اور جہاں ممکن ہو مستحکم شناختی نمبر محفوظ کیا جائے۔ حدیث کے لیے کتاب، باب، حدیث نمبر، راوی اور تخریج کی معلومات الگ درج ہوں۔ محض ویب پر دستیاب غیر منسوب متن کو مستند نسخے کا متبادل نہ سمجھا جائے۔

۸.۲ اصولی میٹاڈیٹا اور اختلاف کی نمائندگی

دوسرے مرحلے میں نصوص کو عام، خاص، مطلق، مقید، ناسخ یا منسوخ جیسے خانوں میں درج کیا جا سکتا ہے، لیکن ان خانوں کے ساتھ ماخذ، درجۂ یقین، متعلقہ فقہی منہج اور اس نسبت کی توثیق کرنے والے محقق کا اندراج بھی ضروری ہے۔ "ناسخ" یا "مخصص" کا ٹیگ محض خودکار طور پر پیدا شدہ نتیجے کی حیثیت سے محفوظ نہ کیا جائے، اس کی بنیاد اور اختلافی آراء بھی ساتھ رکھی جائیں۔ اگر کوئی مسئلہ مختلف فقہی مکاتب میں مختلف طور پر سمجھا گیا ہو تو نظام کو اس اختلاف کو برقرار رکھنا چاہیے۔

۸.۳ قواعدی جانچ اور ماخذی سراغ

تیسرے مرحلے میں علامتی قواعد کے ذریعے جواب کی جانچ کی جائے۔ مثال کے طور پر:

(الف) کیا جواب میں نقل کردہ نص اصل ماخذ میں موجود ہے؟

(ب) کیا اس کا سیاق درست طور پر بیان ہوا ہے؟

(ج) کیا جواب نے کسی عام حکم کو متعلقہ خاص نصوص دیکھے بغیر مطلق بنا دیا ہے؟

(د) کیا نسخ کا دعویٰ کرتے وقت تعارض، تاریخی ترتیب اور جمع و تطبیق کے امکانات پر بحث کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حتمی نتیجہ اس ماخذ سے واقعی نکلتا ہے جسے حوالہ بنایا گیا ہے؟

ان سوالات کی جانچ ایک تحقیقی مددگار نظام کر سکتا ہے، مگر قواعد کی تدوین اور مشکل مقدمات کی تشخیص اہلِ علم کی ذمہ داری رہے گی۔

۸.۴ انسانی نگرانی اور جواب کی درجہ بندی

چوتھے مرحلے میں نظام ہر جواب کو اس کی نوعیت کے لحاظ سے درجہ بند کرے: محض متنی تلاش، ماخذی خلاصہ، فقہی اقوال کا تقابل، یا شرعی حکم سے متعلق تجزیہ۔ پہلے دو درجوں میں بھی حوالہ کی تصدیق ضروری ہے، جبکہ کسی فتویٰ یا نئے مسئلے پر حکم کے لیے ماہر فقیہ کی نظرِ ثانی لازم ہونی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

چاہیے۔ نظام کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اپنی غیر یقینی کو چھپا کر قطعی حکم پیش کرے۔ جہاں مصادر ناکافی ہوں، وہاں درست جواب یہ ہو گا کہ دستیاب شواہد فیصلہ کرنے کے لیے کافی نہیں۔

۸.۵ جانچ کے لیے مجوزہ معیار

مجوزہ فریم ورک کو قابلِ اعتبار بنانے کے لیے ایک معیاری آزمائشی مجموعہ تیار کیا جانا چاہیے جس میں عام و خاص، مطلق و مقید، نسخ، تعارضِ ادلہ، اختلافِ فقہاء اور غلط یا نامکمل حوالوں کے نمونے شامل ہوں۔ ہر سوال کے لیے ماہرین کی تیار کردہ جواب کلید، مستند مصادر اور اختلافی پہلو محفوظ ہوں۔ پھر عام لسانی ماڈل، ماخذ بازیافت پر مبنی نظام اور نیورو-سمبولک نظام کے نتائج کا تقابل کیا جائے۔ جانچ میں صرف درست جواب کی شرح نہیں بلکہ حوالہ کی صحت، غیر یقینی کو ظاہر کرنے کی صلاحیت، غلط دعوے سے گریز اور مختلف فقہی آراء کی منصفانہ نمائندگی بھی شامل ہونی چاہیے۔ یہ آزمائش مستقبل کے کام کا حصہ ہے؛ موجودہ مقالہ اس کے نتائج کا دعویٰ نہیں کرتا۔

۸.۶ مجوزہ نظام کا عملی بہاؤ

مجوزہ نظام کو پانچ مربوط مراحل میں تصور کیا جا سکتا ہے۔ پہلے مرحلے میں سوال کی نوعیت متعین ہو: کیا صارف آیت یا حدیث تلاش کر رہا ہے، کسی اصول کی تعریف پوچھ رہا ہے، دو فقہی آراء کا تقابل چاہتا ہے، یا کسی نئے واقعے کا شرعی حکم دریافت کرنا چاہتا ہے؟ دوسرے مرحلے میں متعلقہ بنیادی متون اور معتبر علمی مصادر بازیافت کیے جائیں، اور ہر نتیجے کے ساتھ اصل عبارت اور کتابی شناخت فراہم کی جائے۔ تیسرے مرحلے میں لسانی ماڈل سوال اور مصادر کا خلاصہ مرتب کرے، مگر خلاصے کو اصل متن کا متبادل نہ بنایا جائے۔ چوتھے مرحلے میں علامتی قواعد ماخذ، دلالت، تخصیص، تقیید اور نسخ کے دعووں کو الگ الگ جانچیں۔ پانچویں مرحلے میں جواب کی نوعیت کے مطابق یا تو حوالہ جاتی معلومات پیش کی جائیں، یا ماہرِ فن کی نظرِ ثانی کے لیے مقدمہ بھیجا جائے۔

اس بہاؤ میں ایک اہم حفاظتی اصول یہ ہے کہ ہر نتیجے کے ساتھ "دلیل کا سراغ" محفوظ ہو۔ سراغ میں اصل متن، متعلقہ اقتباس، استعمال شدہ اصول، اختیار کردہ فقہی منہج، اور اگر کوئی اختلاف یا غیر یقینی باقی ہو تو اس کی وضاحت شامل ہو۔ اس سے بعد میں کسی غلطی کی نشاندہی، اصلاح اور آڈٹ ممکن ہو گا۔ اگر ماخذ دستیاب نہ ہو یا حوالہ قابلِ تصدیق نہ ہو تو نظام کو اندازے سے صفحہ، حدیث نمبر یا عبارت مکمل کرنے کے بجائے واضح طور پر اپنی حد بیان کرنی چاہیے۔

۸.۷ : ناکامی کی صورتوں کی درجہ بندی

جانچ کے لیے غلطیوں کو الگ الگ اقسام میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔ پہلی قسم ماخذی غلطی ہے، مثلاً غیر موجود حوالہ یا غلط کتاب سے منسوب عبارت۔ دوسری قسم نقل کی غلطی ہے، جس میں اصل عبارت کے الفاظ یا سیاق میں تبدیلی آ جائے۔ تیسری قسم اصولی درجہ بندی کی غلطی ہے، مثلاً تخصیص کو نسخ سمجھ لینا۔ چوتھی قسم اطلاق کی غلطی ہے، جس میں قاعدہ درست بیان کیا گیا ہو مگر جزوی واقعے پر اس کی شرائط پوری ہونے کا ثبوت نہ ہو۔ پانچویں قسم اختلاف کو چھپا دینے کی غلطی ہے، جس میں کسی ایک فقہی رائے کو بلا نسبت اجماعی یا قطعی انداز میں پیش کیا جائے۔ چھٹی قسم غیر یقینی کو غلط طور پر ختم کر دینے کی غلطی ہے، یعنی نامکمل شواہد کے باوجود پُر اعتماد نتیجہ دینا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

یہ درجہ بندی اس لیے اہم ہے کہ ہر غلطی کا علاج مختلف ہو گا۔ ماخذی غلطی کے لیے بہتر ڈیجیٹل ذخیرہ اور بازیافت کا نظام درکار ہے؛ اصولی غلطی کے لیے ماہرین کی جانب سے قواعد کی تعریف اور آزمائشی مثالیں درکار ہیں؛ جبکہ اختلاف یا غیر یقینی چھپانے کے مسئلے کے لیے جواب کی ساخت اور شفافیت کے معیار بہتر بنانے ہوں گے۔

۸.۸ آزمائشی مجموعے کی تیاری اور پیمائش کے اصول

آزمائشی مجموعہ تیار کرنے کے لیے صرف آسان یا مشہور مثالوں کا انتخاب کافی نہیں ہو گا۔ اس میں مختلف نوعیت کے سوالات شامل ہونے چاہییں: واضح نصی مثالیں، ایسی مثالیں جن میں تخصیص کا معتبر ثبوت موجود ہو، ایسے مسائل جن میں مختلف فقہی مکاتب کے درمیان اختلاف ہو، ایسی صورتیں جن میں نسخ کا دعویٰ درست طور پر زیرِ بحث آتا ہو، اور ایسی صورتیں جن میں بظاہر تعارض کے باوجود جمع و تطبیق ممکن ہو۔ اسی طرح کچھ سوالات میں جان بوجھ کر نامکمل معلومات رکھی جائیں تاکہ جانچا جا سکے کہ نظام مناسب وقت پر مزید وضاحت مانگتا ہے یا نہیں۔

ہر مثال کے لیے کم از کم چار اجزا محفوظ ہونے چاہییں: سوال کا متن، بنیادی اور ثانوی مصادر، ماہرین کی تشریح، اور متوقع جواب کی حدود۔ جہاں ایک سے زیادہ معتبر علمی آراء ہوں وہاں ایک ہی جواب کو واحد کلید بنانے کے بجائے مختلف آراء اور ان کی نسبت محفوظ کی جائے۔ ماہرین کی رائے میں اختلاف کی صورت میں اختلاف کی نوعیت درج کی جائے اور یہ طے کیا جائے کہ نظام کے لیے قابلِ قبول جواب کیا ہو گا: کسی ایک منہج کی واضح نسبت، متعدد آراء کا متوازن خلاصہ، یا اس بات کا اعتراف کہ دستیاب شواہد سے قطعی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

کارکردگی کی پیمائش بھی ایک ہی عدد تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ حوالہ جاتی صحت سے مراد یہ ہے کہ درج کردہ کتاب، باب، آیت یا حدیث واقعی موجود ہو؛ متن کی صحت یہ جانچتی ہے کہ اقتباس اصل عبارت سے مطابقت رکھتا ہے؛ اصولی صحت یہ دیکھتی ہے کہ عام، خاص، تخصیص یا نسخ کی درجہ بندی مناسب ہے؛ اور دعوے کی ماخذی بنیاد یہ جانچتی ہے کہ حوالہ واقعی بیان کردہ نتیجے کی تائید کرتا ہے یا نہیں۔ مزید یہ کہ نظام کی "مناسب توقف" کی صلاحیت بھی ناپی جائے، یعنی وہ نامکمل معلومات یا غیر یقینی صورت میں غیر ثابت فیصلہ دینے سے گریز کرتا ہے یا نہیں۔

نتائج کے تجزیے میں غلطیوں کی اقسام اور ان کی شدت الگ الگ بیان کی جائیں۔ ایک معمولی کتابیاتی نقص اور ایک ایسا اصولی نتیجہ جو صارف کو غلط شرعی رہنمائی کی طرف لے جا سکتا ہو، دونوں کو ایک ہی وزن دینا مناسب نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا جائے کہ نظام کی اصلاح کے بعد کون سی غلطیاں کم ہوئیں اور کون سی برقرار رہیں۔ اگر ممکن ہو تو جانچ کرنے والے ماہرین کو نظام کے نام یا جواب دینے والے ماڈل سے بے خبر رکھ کر جوابوں کا تقابل کیا جائے، تاکہ توقعات کی وجہ سے جانچ پر اثر کم ہو۔ یہ سب اقدامات مجوزہ نظام کو شفاف، قابلِ تکرار اور تنقیدی جائزے کے لیے کھلا بنانے میں مدد دیں گے۔

۹۔ اخلاقی، علمی اور شرعی ذمہ داری

شرعی مواد کے معاملے میں غلط جواب کا اثر محض معلوماتی نہیں رہتا؛ قاری اسے عبادت، معاملات، خاندانی زندگی یا سماجی رویے سے متعلق عملی رہنمائی سمجھ سکتا ہے۔ اسی لیے دینی اے آئی نظام میں شفافیت، جواب دہی اور ماخذ کی تصدیق کو بنیادی اہمیت دینی چاہیے۔ کسی ماڈل کو "مفتی" یا "مجتہد" کے طور پر پیش کرنا اس کے حقیقی کردار کو مبالغے سے بیان کرنا ہو گا۔ اس کے برعکس اسے تحقیق کے معاون کے طور پر متعین کیا جا سکتا ہے: وہ متون تلاش کرے، عبارتوں کا تقابل کرے، سوالات مرتب کرے اور ممکنہ استدلالی خلاؤں کی نشان دہی کرے، جبکہ علمی حکم اور اس کی ذمہ داری اہلِ علم کے پاس رہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

انسانی نگرانی محض آخری مرحلے پر "منظوری" کی مہر نہیں ہونی چاہیے۔ ماہرین کو ڈیٹا بیس کی تشکیل، اصطلاحات کی تعریف، آزمائشی سوالات کے انتخاب، اختلافی اقوال کی نمائندگی اور غلطی کے تجزیے میں شامل کرنا ہو گا۔ اسی طرح کمپیوٹر سائنس دانوں کو نظام کی تکنیکی حدود، ڈیٹا کے خلاؤں، بازیافت کی ناکامی اور ماڈل کی غیر یقینی کو قابلِ فہم انداز میں ظاہر کرنا ہو گا۔ اس اشتراک کے بغیر اصولی قواعد محض ناموں کی فہرست بن کر رہ سکتے ہیں، جبکہ تکنیکی نظام فقہی تناظر سے کٹ سکتا ہے۔

۹.۱ علمی جواب دہی اور صارف کی آگاہی

دینی معلومات کے لیے بنائے گئے نظام میں صارف کو یہ سمجھ آنا چاہیے کہ وہ کس نوعیت کا جواب دیکھ رہا ہے۔ ماخذی تلاش، تعلیمی خلاصہ، فقہی اقوال کا تقابل اور فتویٰ ایک ہی درجے کی سرگرمیاں نہیں ہیں۔ نظام کے انٹرفیس میں یہ فرق واضح ہونا چاہیے، اور جہاں جواب محض ابتدائی تحقیقی معاونت ہو وہاں اسے قطعی شرعی فیصلہ بنا کر پیش نہ کیا جائے۔ اسی طرح حوالہ جاتی مواد کے ساتھ اصل عبارت تک رسائی یا کم از کم مکمل کتابی شناخت فراہم کی جائے تاکہ قاری خود بھی جانچ کر سکے۔

اس کے علاوہ نظام کے لیے غلطی رپورٹ کرنے کا آسان طریقہ ہونا چاہیے۔ اگر کسی صارف یا محقق کو غلط نسبت، نامکمل اقتباس یا اصولی غلطی ملے تو اسے نشان زد کیا جا سکے؛ پھر ماہرین کی جانچ کے بعد درستگی اور اس کی وجہ ریکارڈ کی جائے۔ اس طرح نظام کی اصلاح محض غیر مرئی تکنیکی تبدیلی نہیں رہے گی بلکہ علمی جواب دہی کا حصہ بنے گی۔

۱۰۔ نتائج

اس مطالعے سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

اول: عام و خاص، تخصیص اور نسخ کے قواعد نصوص کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے بنیادی اصول ہیں؛ ان کی مشینی تطبیق محض الفاظ یا تاریخوں کی شناخت سے مکمل نہیں ہوتی۔

دوم: لسانی ماڈلز تحقیق کے ابتدائی مراحل میں مفید ہو سکتے ہیں، لیکن ان کی روانی اور اعتماد کو صحتِ حوالہ یا شرعی استنباط کی ضمانت نہیں سمجھنا چاہیے۔

سوم: نیورو-سمبولک طریقۂ کار ایک امید افزا تحقیقی سمت ہے کیونکہ اس کے ذریعے لسانی نمونہ شناسی کو واضح قواعد اور مستند مصادر کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جا سکتی ہے؛ تاہم اس کی کامیابی کو باقاعدہ تجرباتی جانچ سے ثابت کرنا ہو گا۔

چہارم: اختلافِ فقہاء اور علمی غیر یقینی کو ڈیٹا میں محفوظ رکھنا ضروری ہے؛ ورنہ نظام پیچیدہ علمی مسئلے کو ایک مصنوعی قطعی جواب میں بدل سکتا ہے۔

پنجم: کسی بھی دینی اے آئی نظام میں انسانی نگرانی، ماخذی سراغ، حوالہ کی تصدیق اور غلطی کی رپورٹنگ بنیادی حفاظتی شرائط ہونی چاہییں۔

۱۱۔ سفارشات

1۔ اسلامی جامعات، اصولِ فقہ کے ماہرین، محدثین، عربی زبان کے محققین اور کمپیوٹر سائنس دانوں پر مشتمل بین الضابطہ تحقیقی گروپ قائم کیا جائے

2۔ مستند نصوص اور کلاسیکی مصادر کے لیے قابلِ تلاش، حوالہ جاتی اور نسخہ شناس ڈیجیٹل ذخیرہ تیار کیا جائے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۳۔ ہر خودکار فقہی دعوے کے ساتھ اصل ماخذ، مکمل حوالہ اور متعلقہ اقتباس دکھانا لازم ہو

4۔ نسخ، تخصیص اور تعارض کے قواعد کو واضح تعریفوں، محدود اطلاق اور انسانی تصدیق کے ساتھ کمپیوٹیشنل صورت دی جائے

۵۔ مختلف فقہی مکاتب کے اختلاف کو مٹانے کے بجائے ماخذ اور نسبت کے ساتھ محفوظ کیا جائے

6۔ مجوزہ نظام کو شائع کرنے سے پہلے ماہرین کی نگرانی میں آزمائشی مجموعے پر جانچا جائے اور غلطیوں کی شرح و نوعیت شفاف طور پر شائع کی جائے

7۔ نظام کو فتویٰ دینے والی خود مختار اتھارٹی کے بجائے تحقیق اور استدلال میں معاون آلہ قرار دیا جائے۔

۱۲۔ اصولی و تکنیکی نتائج کا باہمی تجزیہ

اس مطالعے کی مرکزی بحث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اصولِ فقہ اور مصنوعی ذہانت کے درمیان تقابل کرتے وقت دونوں کے علمی کردار کو الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔ اصولِ فقہ شرعی دلائل کے فہم اور استنباط کے لیے وضع شدہ علمی قواعد کی روایت ہے، جب کہ نیورو-سمبولک مصنوعی ذہانت ایک تکنیکی طریقۂ کار ہے جس کا مقصد متنی نمونہ شناسی کو صریح قواعد اور علم کی نمائندگی کے ساتھ جوڑنا ہے۔ اس لیے دونوں کے درمیان تعلق کو مساوات کے طور پر نہیں بلکہ معاونت اور جانچ کے تعلق کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ کمپیوٹیشنل ماڈل کسی اصولی قاعدے کو ذخیرہ، تلاش یا جانچنے میں مدد دے سکتا ہے، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ قاعدے کی علمی بنیاد، شرائط اور تمام اختلافی جہات کو انسانی فقیہ کی طرح سمجھتا بھی ہے۔

اس فرق کا ایک عملی نتیجہ یہ ہے کہ نظام کے ڈیزائن میں "قاعدے کی موجودگی" اور "قاعدے کے درست اطلاق" کو الگ پیمانے بنانا ہوگا۔ کسی ڈیٹا بیس میں عام و خاص یا ناسخ و منسوخ کا ٹیگ موجود ہو سکتا ہے، مگر یہ ٹیگ کس ماخذ، کس مکتبِ اصول اور کس محقق کی رائے پر مبنی ہے، یہ سوال باقی رہتا ہے۔ اگر یہ معلومات محفوظ نہ ہوں تو نظام کی ظاہری ترتیب علمی اتھارٹی کا ایسا تاثر پیدا کر سکتی ہے جس کی بنیاد واضح نہیں۔ اس کے برعکس، ماخذ اور نسبت کی تفصیل برقرار رکھنے سے صارف سمجھ سکتا ہے کہ جواب ایک متعین علمی منہج کے مطابق ہے یا مختلف آراء کا خلاصہ پیش کر رہا ہے۔

دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ تکنیکی اعتماد کو علمی اعتماد سے خلط نہیں کرنا چاہیے۔ نظام تیزی سے متعلقہ متون تلاش کر سکتا ہے، طویل عبارتوں کا خلاصہ بنا سکتا ہے اور حوالہ جاتی فہرست مرتب کر سکتا ہے؛ لیکن رفتار، جامع دکھائی دینے والا جواب اور خوب صورت ترتیب خود بخود صحت کی دلیل نہیں بنتے۔ علمی اعتماد تبھی بڑھ سکتا ہے جب متن کی اصل ماخذ سے مطابقت، دلالت کی توجیہ، اصولی قاعدے کے اطلاق اور نتیجے کے درمیان منطقی ربط قابلِ جانچ ہو۔ اس لیے ماڈل کی کارکردگی کے دعوے صرف عمومی معیار یا چند کامیاب مثالوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ متنوع اور ماہرین کے ذریعے جانچے گئے سوالات پر ہونے چاہییں۔

تیسرا نتیجہ اختلافِ فقہاء سے متعلق ہے۔ کمپیوٹیشنل نظام اکثر واضح اور یکساں لیبلوں پر بہتر کام کرتے ہیں، مگر فقہی روایت میں اختلاف کبھی علمی کمزوری نہیں بلکہ دلیل، اصولی منہج یا ترجیح کے فرق کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر ڈیٹا کی تیاری میں اختلاف کو زبردستی ایک جواب میں محدود کیا جائے تو نظام آسانی سے قابلِ شمار نتائج تو دے سکتا ہے، لیکن علمی حقیقت کو کم نمائندگی دے گا۔ اس کے بجائے مختلف آراء کو ان کے مصادر اور اصولی بنیادوں کے ساتھ محفوظ کرنا چاہیے، اور جواب میں یہ بتایا جانا چاہیے کہ اختلاف کہاں واقع ہے اور کسی نتیجے کو کس منہج کے تحت ترجیح دی گئی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

آخر میں، اس مقالے کی تجویز کسی مکمل خودکار شرعی اتھارٹی کی تشکیل نہیں بلکہ ایک ایسی معاون تحقیقی ساخت کی تیاری ہے جس میں ہر دعویٰ ماخذی جانچ کے لیے کھلا ہو۔ اس ساخت کی کامیابی کا معیار یہ نہیں کہ نظام ہر سوال کا جواب دے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ نامکمل معلومات، غیر ثابت حوالوں یا حقیقی علمی اختلاف کے موقع پر مناسب توقف کرے۔ شرعی تحقیق میں بعض اوقات "مزید تحقیق درکار ہے" کہنا، غیر ثابت قطعیت کے ساتھ جواب دینے سے زیادہ علمی اور ذمہ دارانہ رویہ ہے۔

۱۳۔ حدودِ تحقیق اور آئندہ کا لائحۂ عمل

اس مقالے کی چند حدود واضح رہنی چاہییں۔

اول: یہاں پیش کردہ تجزیہ اصولی اور نظری نوعیت کا ہے؛ کسی مکمل نیورو-سمبولک نظام کو تیار کر کے اس کی کارکردگی نہیں ناپی گئی۔

دوم: کلاسیکی اصولی کتب کے حوالے میں جلد اور صفحہ نمبر منتخب مطبوعہ نسخے سے براہِ راست مقابلے کے بعد شامل کیے جانے چاہییں؛ اس مسودے میں غیر مصدقہ صفحہ نمبر ایجاد نہیں کیے گئے۔

سوم: حدیث کے نمبر طبعات اور ڈیجیٹل شمار کے اختلاف سے بدل سکتے ہیں، اس لیے حتمی اشاعت میں ایک متعین نسخہ اختیار کرنا مناسب ہو گا۔

چہارم: اصولِ فقہ کے مختلف مکاتب میں اصطلاحات، ترجیحات اور بعض قواعد کے اطلاق میں اختلاف ہے۔

اس مقالے کا خاکہ ان اختلافات کو ختم کرنے کے بجائے ان کی نمائندگی کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

آئندہ تحقیق میں پہلے محدود دائرے کا ایک مستند آزمائشی مجموعہ تیار کیا جا سکتا ہے، جس میں ماہرین کی جانب سے منتخب آیات، احادیث، اصولی قواعد اور مختلف فقہی توضیحات شامل ہوں۔ پھر تین نظاموں—عام لسانی ماڈل، ماخذ بازیافت پر مبنی نظام، اور نیورو-سمبولک نظام—کے جوابات کو ایک ہی سوالات کے مجموعے پر جانچا جائے۔ ہر جواب کی جانچ کم از کم چار پہلوؤں سے ہو: متن اور حوالہ کی صحت، اصولی درجہ بندی کی صحت، اختلاف و غیر یقینی کی منصفانہ نمائندگی، اور غلط نتیجہ دینے سے گریز۔

جانچ کرنے والے اہلِ علم کے درمیان اختلاف کو بھی ریکارڈ کیا جائے، کیونکہ تمام سوالات کے لیے ایک ہی غیر اختلافی جواب کلید فرض کرنا علمی حقیقت کی درست عکاسی نہیں کرے گا۔

اس کے بعد محدود دائرے میں ماہرین کے زیرِ نگرانی ایک تجرباتی نمونہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس مرحلے پر نظام کی غلطیوں، جواب نہ دینے کی شرح، ماخذی بازیافت کی ناکامی، اور انسانی اصلاح کے بعد پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو شفاف انداز میں رپورٹ کرنا ضروری ہو گا۔ جب تک ایسی جانچ نہ ہو، نیورو-سمبولک طریقے کو ایک ممکنہ تحقیقی سمت کہنا مناسب ہے، ثابت شدہ شرعی فیصلہ ساز ٹیکنالوجی نہیں۔

خاتمہ

قرآن و سنت کی تفہیم میں مصنوعی ذہانت کا مفید کردار اسی وقت ممکن ہے جب تکنیکی سہولت کو اصولی منہج کا متبادل نہ سمجھا جائے۔ عام و خاص، تخصیص اور نسخ جیسے مباحث ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ شرعی استدلال متن کے ظاہری الفاظ سے آگے بڑھ کر دلیل، سیاق، تاریخی معلومات اور علمی روایت کے باہمی تعلق کا نام ہے۔ مصنوعی ذہانت کے نیورو-سمبولک نظام اس تعلق کو بہتر طور پر منظم کرنے میں مدد دے سکتا ہے، بشرطیکہ اس کی بنیاد مستند مصادر، واضح قواعد، اختلاف کی دیانت دارانہ نمائندگی اور اہلِ علم کی مسلسل نگرانی پر ہو۔ اس تحقیق کا مرکزی نتیجہ یہی ہے کہ مصنوعی ذہانت کو اصولی تحقیق کا معاون بنایا جا سکتا ہے، مگر اس کی ہر علمی پیداوار کو قابلِ تصدیق شواہد کے سامنے جواب دہ رکھنا ضروری ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مصادر و مراجع

القرآن الکریم

آمدی، سیف الدین علی بن محمد، الإحکام في أصول الأحکام، تعلیق:عبد الرزاق عفیفی؛ تصحیح:عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان اور علی الحمد الصالحی، طبع دوم، دمشق و بیروت:المکتب الاسلامی،1402ھ۔

ابن قدامہ، موفق الدین عبد اللہ بن احمد المقدسی، المغنی، تحقیق:عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی اور عبد الفتاح محمد الحلو، طبع سوم، ریاض:دار عالم الکتب،1417ھ/1997ء۔

الشاشی، ابو علی، أصول الشاشي، مع حاشیہ عمدۃ الحواشي لمحمد فیض الحسن الکنکوہی، بیروت:دار الکتاب العربی،1402ھ/1982ء۔

الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول، تحقیق:احمد عزو عنایہ، طبع اول، دمشق:دار الکتاب العربی،1419ھ/1999ء۔

السرخسی، ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہل، أصول السرخسي، تحقیق:ابو الوفا الافغانی، حیدرآباد، ہند:**لجنة إحياء المعارف النعمانية، سنِ اشاعت نامعلوم۔**

الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی، تحقیق:محمد عبد السلام عبد الشافی، طبع اول، بیروت:دار الکتب العلمیۃ،1413ھ/1993ء۔

الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، طبع اول، مصر:مطبعۃ شرکۃ المطبوعات العلمیۃ ومطبعۃ الجمالیۃ،1327–1328ھ۔

مسلم بن الحجاج، ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، تحقیق:محمد فؤاد عبد الباقی، قاہرہ:مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی و شرکاہ،1374ھ/1955ء۔

وزارۃ الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ، الکویت، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ،45جلدیں، کویت:دار السلاسل،1404–1427ھ۔

Autio, Chloe, Reva Schwartz, Jesse Dunietz, Shomik Jain, Martin Stanley, Elham Tabassi, Patrick Hall, and Kamie Roberts. *Artificial Intelligence Risk Management Framework: Generative Artificial Intelligence Profile* .NIST AI 600-1. Gaithersburg, MD: National Institute of Standards and Technology, 2024. https://doi.org/10.6028/NIST.AI.600-1.

Hitzler, Pascal, Aaron Eberhart, Monireh Ebrahimi, Md Kamruzzaman Sarker, and Lu Zhou. "Neuro-Symbolic Approaches in Artificial Intelligence." *National Science Review* ,9 no. 6 (2022): nwac035. https://doi.org/10.1093/nsr/nwac035.

Magesh, Varun, Faiz Surani, Matthew Dahl, Mirac Suzgun, Christopher D. Manning, and Daniel E. Ho. "Hallucination-Free? Assessing the Reliability of Leading AI Legal Research Tools." *Journal of Empirical Legal Studies* ,22 no. 2 (2025): 216–42. https://doi.org/10.1111/jels.12413.

Marra, Giuseppe, Sebastijan Dumančić, Robin Manhaeve, and Luc De Raedt. "From Statistical Relational to Neurosymbolic Artificial Intelligence: A Survey." *Artificial Intelligence* :(2024) 328 article 104062. https://doi.org/10.1016/j.artint.2023.104062.